© rasailojaraid.com

محمد سہیل رحمان

آپ کون سا اسلام لانا چاہتے ہیں؟

گزشتہ روز لاہور کی ایک تقریب میں جنرل پرویز مشرف کے یہ الفاظ گونجے:

''میں پاکستان کو ''ترقی پسند'' اور متحرک دیکھنا چاہتا ہوں نہ کہ ایک ایسی ریاست جہاں طالبان طرز کے قوانین مسلط کئے گئے ہوں۔ کیا ہمیں طالبان زدہ پاکستان کی ضرورت ہے؟ کیا ہمیں طالبان کے اسلام کی ضرورت ہے؟ ہمیں ایک ترقی پسند اور متحرک پاکستان چاہیے''۔

جنرل صاحب کی طالبان سے نفرت یا دشمنی کچھ اتنی پرانی نہیں، یہ تو کچھ عرصہ قبل وجود میں آئی جب ۱۱رستمبر کا واقعہ پیش آیا' ایک فون کال آئی اور ساری دوستی ہمسائیگی اور تاریخی تعلقات شدید نفرت او دشمنی میں بدل گئے۔ جب عظیم طاقت کے فرماں روا بش نے طالبان کو نہ صرف قابل نفرت بلکہ قابلِ قتل بھی قرار دے دیا تو مسلم بادشاہوں نے اپنے امام کے فتوے پر یکدم طالبان حکومت سے ناطہ توڑا' اس سے تعلق کو حرام قرار دیا اور اپنے اپنے سفارت خانے بند کر کے اتباع کا حق ادا کیا۔ پھر ہمارے بادشاہوں نے ''عظیم فرماں روا'' بش کی فوجی مدد کی۔ اسی بش کے حکم پر ہمارے بادشاہ نے اپنے کشمیری بھائیوں کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی امداد بھی بند کر دی، جہاد' دہشت گردی قرار دیا۔ پھر بش کی فوج کو ہم نے سہولتیں دیں تاکہ وہ طالبان کو قتل کر کے دنیا سے ''دہشت گردی'' کا خاتمہ کر دیں۔ نہ صرف انہیں قتل کریں بلکہ ان کے بچوں کو اور نیلے رنگ کے برقعے میں نظر آنے والی ہر عورت کو بھی۔

جب امریکہ نے لادین ملک روس کو تباہ کرنا تھا تو اس نے ہمارے اوپر ایسا جرنیل مسلط کیا تھا جو ہر جگہ اپنے ساتھ ایک قاری اور ایک نعت خواں پھراتا تھا اور اپنے اسلام کا ڈھنڈورا پیٹتا تھا۔ اس وقت کے بنیاد پرست عیسائی صدر ریگن نے اس کی تعریف وتوصیف کے پل باندھے کہ ''یہ بہت مذہبی ہے''۔ روس نے شکست کھائی۔ لاکھوں افراد کی قربانی کے بعد افغانستان میں اسلامی حکومت بن گئی، یہ حکومت چاہے جیسی بھی تھی' اس میں بھوک افلاس اور امریکی پابندیوں کے باوجود جرائم نہ ہونے کے برابر تھے اور ایسا امن تھا کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ یہ امن امریکہ کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ ایک اور دور آ گیا اور اس وقت امریکی بنیاد پرست عیسائی صدر بش، پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف کو پاکستان میں اپنی واحد امید قرار دے رہا ہے۔ جو مذہبی نہیں ہے بلکہ معتدل اور ''ترقی پسند'' ہے۔

سرحد کے لوگ افغانستان کے قریب ترین ہیں اور نسلاً ذرا زیادہ غیرت مند، پُرجوش اور دلیر بھی۔ جب ان کے سروں کے اوپر سے امریکی ہوائی جہاز گزر کر افغانستان میں قتل عام کر رہے تھے تو ان کا دُکھ خدا ہی جانتا تھا۔ امریکہ کی دشمنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام سے تھی لہٰذا پٹھان نے اسلامی جماعتوں کو الیکشن میں جتوایا اور حکومت بنوا ڈالی جس کا درمان نہ تو امریکہ کے پاس تھا نہ اس کے کسی چیلے کے پاس۔

شریعت بل پاس ہوا تو پہلی ٹیس وزیر داخلہ کی اٹھی اور فرمایا کہ ''وہ طالبان کا نظام نہیں آنے دیں گے''۔اس کے بعد شیخ رشید بھی چیخے اور آخر جنرل پرویز مشرف سے بھی نہ رہا گیا دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ اگر کسی میں اسلام کو گالی دینے کی جرأت نہ ہو تو وہ مولوی کو گالی دیتا ہے۔ نیا فیشن جو امریکہ کا عطا کردہ ہے' یہ ہے کہ اگر اسلام کو گالی دینا خطرناک ہو تو طالبان کو گالی دے دو۔

جنرل صاحب! شریعت، رب کائنات نے بنائی ہے طالبان نے نہیں۔اسلام محمد ﷺ کا لایا ہوا دین ہے' طالبان کا نہیں۔یہی شریعت تھی' جس کی وجہ سے افغانستان میں امن قائم ہوا تھا۔اب لگا لے کوئی اپنا زور' ساری دنیا کی امن فوج مل کر بھی افغانستان میں امن نہیں لا سکتی۔یہی وہ شریعت ہے کہ جس نے خلافت راشدہ کے دوران دنیا میں امن اور خوشحالی کی وہ مثال قائم کی جو انسانی تاریخ میں ناپید ہے' جس مغرب کی آپ اندھی تقلید کرتے ہیں' اس کا ایک مشہور مصنف H.G.Wells لکھتا ہے کہ ''اسلام سے اختلاف اپنی جگہ لیکن محمد ﷺ نے جو چار ستارے (خلفائے راشدین) پیدا کئے ان کی مثال نہیں ملتی''۔

چلیں جنرل صاحب! ہم آپ کی مان لیتے ہیں۔ہم طالبان کا نظام نہیں لاتے۔ہمیں آپ اسلام اور شریعت لا دیں' وہی شریعت جو قرآن اور سنت میں ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ویسے تو بقول آپ کے بے نظیر پاکستان کے لیے سیکورٹی رسک ہے لیکن زبان آپ اسی کی بول رہے ہیں، اس لیے ہمیں شک ہوتا ہے کہ الفاظ کا منبع ایک ہی ہے۔

جنرل صاحب!

شریعت سے اختلاف سے پہلے آپ شریعت کا مطالعہ بھی کرلیں۔ کیونکہ یہ بل ان لوگوں نے بنایا ہے جنہیں عوام نے خود آگے کیا ہے اور یہ لوگ گھاس نہیں کھاتے بلکہ علمائے دین ہیں۔ آپ یقیناً بہت قابل ہوں گے، آپ ایک اچھے سپاہی بھی ہوں گے اور ایک زیرک جرنیل بھی لیکن آپ ایک عالم دین نہیں ہیں۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس' تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

© rasailojaraid.com